73

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۲۴ صلح ۱۳۳۶ ہش ‖ ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

چند روز کے لئے جابہ تشریف لے گئے

ربوہ ۲۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح چند یوم کے لئے جابہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"اب وقت آگیا ہے کہ سلامتی کونسل استصواب سے متعلق اپنے سابقہ فیصلوں کو نافذ کرائے"

اقوام متحدہ سے صدر حکومت آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم کا مطالبہ

کراچی ۲۲ جنوری۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اس طرح حل نہیں ہوگا۔ کہ جو کچھ اس سلسلے میں اب تک ہو چکا ہے اسی کو دہرایا جائے۔ بلکہ ضرورت یہ ہے کہ اقوام متحدہ ریاست میں آزاد اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لئے پہلے جو فیصلے کر چکی ہے۔ ان پر عمل کرائے۔

صدر آزاد کشمیر نے آج ایک نشری تقریر میں کہا کشمیر کا سوال ایک مرتبہ پھر حفاظتی کونسل کے سامنے آیا ہے۔ اس سوال پر اقوام متحدہ میں مکمل اور مفصل بحث پہلے ہو چکی ہے۔ اور اس کے تصفیہ کے سارے امکانات کا پورا جائزہ لیا جا چکا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس مسئلے کا فیصلہ ہمیشہ کے لئے قطعی طور پر کر دیا جائے۔

آپ نے کہا بھارتی مقبوضہ کشمیر میں عوام ناقابل بیان مصائب کا شکار ہیں بھارتی مقبوضہ علاقے کے گرد ایک دبیز آہنی دیوار حائل کر دی گئی ہے۔ وہی شیخ عبداللہ جنہیں بھارت نے کشمیر کے باشندوں کے نمائندہ اور ترجمان کے طور پر پیش کیا تھا۔ تین سال سے بھارت کی قید میں ہیں۔ اب انہیں نمائندہ کیوں نہیں کہا جاتا؟ آپ نے کہا شیخ عبداللہ نے حفاظتی کونسل کے ارکان کے نام جو خط لکھا ہے۔ وہ ان تمام ہولناک طویل داستانوں کا پتہ دیتا ہے۔ جن کی جانب اس میں اشارے ہیں۔ چنانچہ ہر انصاف پسند اور حق بین شخص اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکتا ہے۔

— نیویارک ۲۳ جنوری۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان جاری ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اب تک نہر سویز کی چالیس رکاوٹوں میں سے ۱۷ کو دور کیا جا چکا ہے۔

اردن کی پارلیمنٹ نے عرب ملکوں سے مالی امداد حاصل کرنے کے سمجھوتے کی توثیق کر دی

سمجھوتے کے تحت اردن کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ مصری پونڈ سالانہ ملیں گے۔

عمان ۲۳ جنوری۔ اردن کی پارلیمنٹ نے کل عرب ملکوں سے مالی امداد حاصل کرنے کے سمجھوتے کی توثیق کر دی۔ اس سمجھوتے پر ہفتہ کے روز قاہرہ میں دستخط ہوئے تھے۔ برطانیہ سے مالی امداد نہ لینے کے صلہ میں اردن کو شام سعودی عرب اور مصر مل کر ایک کروڑ ۲۵ لاکھ مصری پونڈ سالانہ دیں گے۔ اردن کے وزیر اعظم جناب سلیمان نابلوسی نے کل پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں بتایا کہ برطانیہ کے ساتھ معاہدے کو ختم کرنے کے لئے عنقریب بات چیت کی جائے گی۔ حکومت برطانیہ کو اس بارے میں باضابطہ طور پر مطلع کر دیا گیا ہے۔ کل لنڈن میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے اردن کو مالی امداد دینے کے معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا برطانیہ اس معاملے کو چنداں اہمیت نہیں دیتا۔ برطانیہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں کو حتی المقدور آئندہ بھی امداد دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ کل نئی دہلی میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایک تین سالہ تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ سمجھوتے کی تفصیلات کا آج اعلان کیا جائے گا۔ پاکستان کی طرف سے وزارت تجارت کے سیکرٹری جناب عزیز احمد نے اور ہندوستان کی طرف سے بھارتی وزارت تجارت کے سیکرٹری رنگاناتھن نے سمجھوتے پر دستخط کئے۔

یہ معاہدہ طرفین کے وفدوں کی آٹھ روزہ بات چیت کے بعد طے ہوا ہے۔ پاکستانی وفد کی قیادت صنعت و تجارت کے وزیر جناب ابو المنصور نے کی تھی۔ وہ کل نئی دہلی سے کراچی واپس پہنچ گئے۔

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء سے گیانی عباد اللہ صاحب کی بجائے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ اخبار الفضل کی مینجری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ لہذا الفضل سے متعلقہ مالی معاملات اور دیگر خط و کتابت چوہدری محمد شریف صاحب قائم مقام مینیجر الفضل سے کی جایا کرے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ایک نہایت مبارک رؤیا

الٰہی منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے لئے برکت اور ترقی کے سامان کرے اور دنیا میں اسلام کا پیغام پھر زندہ ہو

دنیا خواہ کچھ کہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہمارے خدا کی ظاہر کردہ باتیں بہرحال پوری ہو کر رہیں گی۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء — بمقام ربوہ

(یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں بھی

حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح

یہی کہنے پر مجبور ہوں کہ جو کچھ میں کہوں گا۔ اس پر خواہ کوئی شخص یہ کہے۔ کہ بڈھا سٹھیا گیا ہے۔ اور اس کو ایسی باتیں نظر آنے لگ گئی ہیں۔ پھر بھی میں اس کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا کہ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون کہ اگر تم مجھے پاگل قرار نہ دو۔ تو میں یہ بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ مجھے

یوسف کی خوشبو آرہی ہے

پس حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اس بات سے خوف نہیں کھایا تھا کہ لوگ انہیں پاگل کہیں گے کہ ایک بچہ جو چھوٹی عمر میں کہیں گم ہو گیا تھا۔ اور اب وہ ادھیڑ عمر کا ہو چکا ہوگا۔ باپ اس کے متعلق اپنے دوسرے بیٹوں سے کہتا ہے کہ تم اپنے بھائی کو تلاش کرو۔ کیونکہ مجھے اس کی خوشبو آرہی ہے۔ اور اس کے ملنے کے دن قریب آگئے ہیں۔ گو پھر بھی حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسفؑ کے ملنے میں کئی سال لگ گئے تھے۔ لیکن دنیا جس طرح ان کے دوبارہ ملنے سے مایوس ہو چکی تھی۔ وہ مایوسی دور ہو گئی۔

میں بھی جو بات کہوں گا

اس کی وجہ سے لوگ کہیں گے۔ کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ لیکن نہ حضرت یعقوب علیہ السلام ڈرے تھے۔ اور نہ میں ڈرتا ہوں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے باوجود یہ بات جاننے کے کہ لوگ انہیں پاگل کہیں گے وہ بات کہہ دی تھی۔ اسی طرح میں بھی یہ بات جاننے کے باوجود کہ لوگ مجھے پاگل قرار دیں گے۔ اور میری بات کو جھوٹا کہیں گے۔ یہ بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔

آج رات

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ میں قادیان گیا ہوں اور مسجد مبارک کی چھت پر ہوں۔ وہاں خوب چہل پہل ہے اور لوگ آتے جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہیں تو وہ ادھیڑ عمر کے۔ لیکن توانائی اور طاقت کی وجہ سے وہ جوانی کے زیادہ قریب معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام عبدالحق ہے۔ اور دوسرے کا نام نور احمد ہے عبدالحق بات کر رہا ہے اور نور احمد پہلو میں بیٹھا ہوا ہے۔ عبدالحق نے مجھ سے کہا کہ فلاں شخص گواہی دے رہا ہے۔ اور اس سے فلاں نے کہا ہے کہ اس طرح گواہی نہ دو۔ بلکہ اس طرح گواہی دو کہ عبدالحق یا نور احمد کو فائدہ پہنچ جائے۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ نہیں کہ وہ گواہی عدالت میں ہے یا سلسلہ کے محکمہ قضا میں ہے۔ پھر یہ بھی مجھے یاد نہیں کہ اس شخص سے عبدالحق کے متعلق گواہی دینے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ یا نور احمد کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ بہرحال میں نے کہا کہ مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں۔ کہ وہ گواہی عبدالحق یا نور احمد کے خلاف ہے یا ان کے حق میں ہے۔ مجھے صرف اس بات سے غرض ہے کہ وہ سچ بولے اور جو کچھ کہے ٹھیک کہے یہ کہ وہ عبدالحق یا نور احمد کے فائدہ کے لئے گواہی دے۔ اس کی ذمہ واری مجھ پر نہیں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ جو کچھ کہے سچ کہے کیونکہ

سچ میں ہی برکت ہے

چاہے اس کی گواہی عبدالحق یا نور احمد کے خلاف ہو یا انکے حق میں ہو۔ ان باتوں کے بعد مجھے یکدم یوں محسوس ہوا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد آئی ہے۔ اور میں نے خیال کیا کہ گھر جاؤں اور حضرت صاحبؑ کو دیکھوں۔ ہمارے مکان کا وہ حصہ جو مسجد مبارک کی اوپر کی چھت سے ملحق ہے اور اسی کے دروازہ سے میں مسجد میں نماز کے لئے آیا کرتا تھا میں اس حصہ سے گزرا اور پھر چھت کو پار کر کے سیڑھی سے اترا۔ اور اس دالان میں گیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہا کرتے تھے۔ میں جب اس دالان میں گیا۔ تو وہاں میں نے دیکھا کہ ایک

بڑا شاندار پلنگ رکھا ہے۔ اور اس پر ایک اعلیٰ درجہ کا بستر بچھا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ اس پلنگ کے پہلو میں ایک چھوٹا سا میز پڑا ہوا ہے۔ وہ میز ایسا ہے جیسے مہمانوں کے آگے کھانا رکھنے کا میز ہوتا ہے۔ اس کے اوپر کھانا بھی رکھا ہوا ہے۔ اس کھانے کی ایک چیز پلاؤ تھی۔ مگر اس کے چاول بہت ہی اعلیٰ درجہ کے تھے۔ اس سال بدوملہی کے ایک مخلص دوست نے کچھ چاول بھجوائے ہیں۔ وہ چاول ہم نے گھر میں پکائے۔ تو میری بیوی نے ان کی بہت تعریف کی۔ کہ وہ بڑی اچھی قسم کے چاول ہیں۔ جب ہم جابہ گئے۔ تو ان میں سے کچھ چاول وہاں بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ لیکن میں نے دیکھا۔ کہ وہ چاول ان سے بھی بہتر تھے۔ وہ پکنے کے بعد لمبے ہو گئے ہیں۔ اور پھر الگ الگ رہے ہیں۔ اور ٹوٹے بھی نہیں۔ یہی اچھے چاولوں کی علامت ہوتی ہے۔ بدوملہی کے دوست جو چاول لائے تھے۔ وہ بھی پکانے کے بعد لمبے ہو جاتے ہیں۔ اور الگ الگ رہتے ہیں۔ لیکن

یوں معلوم ہوتا ہے

کہ پکانے کے بعد کچھ کھردرے سے ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اس پلاؤ کے چاول ان چاولوں سے زیادہ اچھے تھے۔ اور وہ پلاؤ بڑے اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اس پلاؤ کے اوپر بڑے اعلیٰ درجہ کا قورمہ بھی پڑا ہوا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ پلاؤ کے ساتھ ہی ایک پلیٹ میں میٹھا کھانا پڑا ہوا ہے۔ جو کچھ فرنی سے اور کچھ حریرہ سے مشابہ ہے۔ حریرہ وہ چیز ہے۔ جس کو نشاستہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں میٹھا اور گھی ڈالتے ہیں۔ پھر اس میں پستے اور بادام کی ہوائیاں ڈالتے ہیں۔ بعض دفعہ کشمکش بھی ڈال لیتے ہیں۔ اور دماغ کی طاقت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی زندگی میں بعض اوقات حریرہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ تاکہ دماغ کو طاقت حاصل ہو۔ یہ جو پستہ وغیرہ کے باریک ٹکڑے ہوتے ہیں۔ اور جن کو اردو میں ہوائیاں کہتے ہیں۔ ان کو حریرہ میں بھی ڈالتے ہیں۔ اور زردہ میں بھی ڈالتے ہیں۔ چونکہ وہ اتنے باریک ہوتے ہیں۔ کہ اگر زور سے ہوا چلے۔ تو انہیں اڑا کر لے جائے۔ اس لئے انہیں ہوائیاں کہتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ اس میٹھے کھانے میں ہوائیاں تھیں یا نہیں۔ لیکن وہ اعلیٰ درجہ کا حریرہ تھا۔ جسے دیکھ کر کھانے کی رغبت ہوتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کوئی مہمان آرہا ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کھانا رکھوایا ہے۔ تب میں نے چاہا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملوں۔ جس جگہ میز پڑی ہے۔ اس کا چکر کاٹ کر میں چارپائی کے سرہانے کی طرف گیا۔ جدھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سر تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ آپ کا چہرہ روشن تھا۔ داڑھی مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔ اور نہایت خوشنما تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے بالوں میں کنگھی کی ہوئی ہے۔ آخری عمر میں آپ مہندی میں خضاب ملا لیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے بالوں میں کچھ سیاہی آجاتی تھی۔ لیکن ابتداء میں آپ صرف مہندی لگایا کرتے تھے۔ یہ خضاب کا نسخہ میر حامد شاہ صاحبؓ کسی سے سیکھ کر آئے تھے۔ وہی خضاب صحت کی حالت میں میں بھی لگایا کرتا تھا۔ لیکن آپؑ مہندی زیادہ ملایا کرتے تھے۔ اس لئے سیاہی کم ہوتی تھی۔ اور سرخی زیادہ۔ لیکن میں مہندی کم ڈالا کرتا تھا۔ اس لئے سیاہی زیادہ ہوتی تھی۔ اور سرخی کم۔ ابتداء میں حضرت صاحب صرف مہندی لگایا کرتے تھے۔ بہرحال آپ کی داڑھی مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔ جو چمکتی تھی۔ میں نے جھک کر آپ کا چہرہ دیکھا۔ جب میں آپ کے قریب ہوا۔ تو آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ایک ہاتھ آپ نے میرے دائیں کلّے پر رکھ لیا۔ اور دوسرا ہاتھ میرے بائیں کلّے پر رکھ لیا۔ اور میرے سر کو جھکایا۔ اور پیار سے

میرے ہونٹوں کو یہ کہتے ہوئے بوسہ دیا

کہ بیٹا تم اِس طریق پر عمل کرو گے یا اُس طریق پر۔ میں نے جواب دیا۔ کہ مجھے نہ اِس طریق سے غرض ہے اور نہ اُس طریق سے غرض ہے۔ مجھے تو حضورؑ کے ارشاد سے غرض ہے۔ حضورؑ جو ارشاد فرمائیں گے۔ میں وہی کروں گا۔ مجھے اِس طریق سے یا اُس طریق سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے میری اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن میں نے دیکھا۔ کہ آپؑ کے چہرہ پر رونق آگئی ہے۔ پھر آپؑ نے خوشی سے کہا۔ میں نے تمہیں

ٹرنک کال کی تھی

میں نے کہا حضور آپ نے ٹرنک کال کی ہو گی۔ لیکن مجھے وہ نہیں ملی۔ میں تو مسجد مبارک کے اوپر تھا۔ اور وہاں ٹیلیفون نہیں۔ بہرحال آپؑ کی ٹرنک کال مجھے نہیں ملی۔ میرے دل میں خود ہی خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں حضورؑ کو دیکھوں۔ اس لئے میں آگیا۔ اس کے بعد آنکھ کھلی۔ تو میرا ذہن اس طرف گیا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اگلے جہان میں بھی ٹرنک کال کا طریق جاری کیا ہوا ہے۔ جب اگلے جہان میں روحیں دنیا کے لوگوں سے ملنا چاہتی ہیں۔ تو فرشتے ٹیلیفون لگا دیتے ہیں۔ صرف

فرق یہ ہوتا ہے

کہ یہاں کی ٹرنک کال کانوں سے سُنی جاتی ہے۔ اور وہاں کی ٹرنک کال دل سے سُنی جاتی ہے۔ اگلے جہان میں جب کسی روح کا دل چاہتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں اپنے کسی پیارے کو دیکھے۔ یا کسی رشتہ دار سے ملے تو فرشتے اسے ٹیلیفون پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور ادھر اس کے رشتہ دار کو رغبت دلا دیتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ روح کہتی ہے۔ خواب میں اس کے سامنے آجاتا ہے۔ تو گویا ٹرنک کال کا طریق وہاں بھی جاری ہے۔

اس کے بعد پھر غنودگی کی حالت طاری ہوئی اور

فارسی کے کچھ شعر

میری زبان پر جاری ہوئے۔ فارسی میں نے درسی طور نہیں پڑھی صرف مثنوی رومیؒ حضرت خلیفہ اولؓ نے پڑھائی تھی۔ اسلئے فارسی اشعار بہت کم زبان پر آتے ہیں۔ لیکن عربی کے وہ اشعار جو پرانے شاعروں نے کہے تھے وہ زبان پر آجاتے ہیں۔ بہر حال میں نے دیکھا۔ کہ فارسی کے کچھ شعر میری زبان پر آگئے ہیں۔ لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہے آخر سوچتے سوچتے میرے ذہن میں آیا کہ وہ شعر جو میری زبان پر جاری ہوئے تھے ان کے اندر آر پار نار جیسے کچھ الفاظ تھے۔ اس کے بعد میں نے سوچنا شروع کیا کہ کوئی شعر ایسے ہوں جو میں نے سنے ہوں اور جن میں ایسے الفاظ آتے ہوں۔ اس پر

یکدم مجھے یاد آیا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فارسی کے دو شعر سنائے تھے اور وہی میری زبان پر جاری ہوئے تھے وہ شعر سرمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ

جانانِ مرا بمن بیارید ایں مردہ تنم باو سپارید

چوں بوسہ دہد بریں لبانم گر زندہ شوم عجب مدارید

ان میں بھی وہی بیار آر سپار کا وزن تھا۔ اس لئے اس وزن نے میری راہنمائی کی کہ وہ کونسے شعر ہیں جو میری زبان پر جاری ہوئے تھے۔ سرمد

عشق الٰہی کی وجہ سے

بعض ایسے الفاظ کہہ جاتے تھے جن کی وجہ سے علماء سمجھتے تھے کہ یہ بے دین ہے اور وہ کہتے تھے کہ اسے پھانسی دی جائے چنانچہ عالمگیر بادشاہ نے ان کے فتووں کی وجہ سے سرمد کو پھانسی دینے کا حکم دیدیا۔ لیکن درحقیقت ان کا عشق مجازی نہیں تھا۔ بلکہ حقیقی تھا۔ جب سرمد کو پھانسی کا حکم ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا

جانانِ مرا بمن بیارید ایں مردہ تنم باو سپارید

کہ جب میں مر جاؤں تو میرے محبوب کو میرے پاس لانا اور میرا مردہ جسم اس کے حوالے کر دینا۔

چوں بوسہ دہد بریں لبانم گر زندہ شوم عجب مدارید

پھر اگر وہ میرے لبوں پر بوسہ دے اور میں زندہ ہو جاؤں تو اس پر تعجب نہ کرنا

لوگوں نے یہ قصہ بنایا ہوا ہے

کہ سرمد کو ایک لڑکے سے عشق تھا۔ چنانچہ پھانسی کے بعد وہ لڑکا لایا گیا اس نے جب سرمد کے لبوں پر بوسہ دیا تو وہ زندہ ہو گئے۔ حالانکہ ان کا عشق مذہبی رنگ کا تھا اور ان کے اندر روحانی والہیت پائی جاتی تھی جس کی طرف

ان شعروں میں اشارہ تھا۔

میں نے جو الٰہی تصرف سے یہ شعر پڑھا تو اس میں

اس طرف اشارہ تھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ اور اگر وہ میرے ہونٹوں کو بوسہ دیں گے تو پھر ایک نئی زندگی مجھ میں پیدا ہو جائے گی اور ترقی سلسلہ اور ترقی اسلام کے ایسے سامان پیدا ہو جائیں گے کہ میرے جیسا مردہ یا میرے کام جیسا مردہ پھر زندہ ہو جائے گا اور ایسی شان سے زندہ ہو گا کہ لوگ تعجب کریں گے کہ ایسا مردہ کس طرح زندہ ہو گیا مگر یہ خدائی تقدیر ہو گی اس پر تعجب کرنا غلط ہو گا ——— پس

اس کے معنے میں یہ سمجھتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو مجھے اسلام کی خدمت اور اس کی اشاعت کی اور زیادہ توفیق ملنی شروع ہو جاوے گی یا ممکن ہے اس میں میری صحت کی طرف اشارہ ہو دونوں باتیں ہو سکتی ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے دینی خدمت کی زیادہ توفیق ملنی شروع ہو جائے اور اسلام کی اشاعت کے جو کام باقی ہیں۔ وہ میرے ذریعہ یا میرے اتباع کے ذریعہ پورے ہو جائیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ظاہری صحت دیدے اور دین کے کام اچھی طرح ہونے لگ جائیں۔ اور **یہ بھی اس خواب سے اشارہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیان جانے کے سامان لوگوں کے لئے پیدا کر دے۔**

بہر حال میں نے اس رویا میں اپنے آپ کو مسجد مبارک قادیان میں دیکھا ہے اور پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ نے میرے سر کو جھکایا اور میرے ہونٹوں پر بوسہ دیا اور پھر یہ شعر مجھ پر نازل ہوئے۔ پس میں نے چاہا کہ اس خوشی میں میں دوسرے دوستوں کو بھی شریک کروں۔ اسلئے خطبہ میں میں نے اس رویا کو بیان کر دیا ہے اپنے آپ کو

مسجد مبارک قادیان

میں دیکھنا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا وہی حضرت یعقوب علیہ السلام والی بات ہے کہ اگر تم مجھے پاگل قرار نہ دو۔ تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ مجھے بھی اس رویا کے ذریعہ یوسف کی خوشبو آئی ہے اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے جن کا ایک نام یوسف بھی ہے۔ بیشک کہنے والے کہیں گے کہ ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اور یہ ایسی خوابیں دیکھنے لگ گئے ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے خدا پر یقین ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو باتیں اس کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہیں۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔ دیکھو قادیان سے نکلنے کے متعلق جو میری رویا تھی اس کے متعلق کون کہہ سکتا تھا کہ ایسا ہو جائیگا۔ لیکن پھر ویسا ہی ہو گیا۔ اسی طرح کثرت سے ایسی رویا ہوئیں جو پوری ہوئیں۔ روس کے متعلق رویا ہوئیں۔ انگلستان کے متعلق رویا ہوئیں۔ جرمنی کے متعلق رویا ہوئیں۔ اور وہ پوری ہوئیں۔ پس بے شک کہنے والے ہمیں پاگل کہتے رہیں لیکن

الٰہی منشاء یہی ہے

کہ وہ ہمارے لئے برکت کے سامان پیدا کرے۔ اور جماعت سے اشاعت اسلام کا کام کرائے تاکہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوں اور ہمیں بوسہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ ہونا اور آپ کا بوسہ دینا کوئی معمولی بات نہیں اگر خدا تعالیٰ کے چھوئے ہوئے (مسیح کے معنے یہی ہیں) کسی کو چھوئیں تو تم یہ سمجھو کہ گویا خدا تعالیٰ نے ہی اسے چھوا دیکھو بجلی جب کسی تار میں آجاتی ہے تو کتنی روشنی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو چھوئے تو اس کا چھونا آگے چلتا نہ چلا جائے۔ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوا اور خدا تعالیٰ کا وہ لعاب تک تیرہ سو سال سے برکت دیتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک دیتا چلا جائے گا۔ اسی طرح اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوا اور ان کے بوسہ دینے اور چھونے سے ہمارے اندر سینکڑوں اور ہزاروں سال تک برکت چلتی چلی جائے گی۔ یہی بات اس شعر میں بیان کی گئی ہے کہ ——— گر زندہ شوم عجب مدارید

اگر میں ان کے بوسہ سے زندہ ہو جاؤں تو لوگو! اس پر تعجب نہ کرنا پس اس رویا کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا میں پھر زندہ ہو نیوالا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت بھی غرض تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ زندہ ہو جائیں۔ اور میری زبان پر یہ جاری ہونا کہ ——— گر زندہ شوم عجب مدارید

بتاتا ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دوبارہ زندہ ہونے والے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ

اسلام کا نور پھر زندہ ہو جائے گا

بے شک لوگ اسے پاگلوں والی بڑ کہیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ ایک کھوئی ہوئی چیز انہیں کیسے مل جائے گی۔ ایک مُردہ کیسے زندہ ہو جائے گا۔ لیکن

گر زندہ شوم عجب مدار ید

اگر خدا تعالیٰ اس شخص کو جس پر اس نے یہ کلام نازل کیا ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو زندہ کر دے۔ تو دنیا اس پر تعجب نہ کرے۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کا فیصلہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ وہ ہو کر رہتی ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد

حضور نے فرمایا

بارش اور سردی کی وجہ سے میری طبیعت خراب رہی ہے۔ ہم جابہ گئے۔ تو اگرچہ وہاں سردی زیادہ تھی۔ مگر دھوپ نکلی رہی۔ جس کی وجہ سے باوجود سردی زیادہ ہونے کے طبیعت اچھی رہی۔ یہاں آئے۔ تو پھر بادل آ گئے۔ جس کی وجہ سے

طبیعت میں ضعف اور کمزوری

محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال وہ موسم قریب آ رہا ہے۔ جب بادل ہٹ جاتے ہیں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ تغیر و تبدل کے ماتحت روشنی اور نور کا موسم آ جائے گا۔ اس کمزوری کی وجہ سے باوجود اس ارادہ کے کہ میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھوں گا۔ آج میں نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا ہے۔ اور طبیعت میں کمزوری محسوس ہوتی ہے لیکن زیادہ اثر بادلوں اور موسم کا ہی معلوم ہوتا ہے۔

خریداران خطبہ نمبر الفضل کیلئے ضروری اعلان

جملہ خریداران خطبہ نمبر الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ الفضل کے جس نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ شائع ہوتا ہے۔ وہ نمبر بلا توقف ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر ہفتہ ضرور بالضرور خطبہ شائع ہو۔ بعض اوقات یک ہفتہ میں دو تین خطبے بھی شائع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات کوئی خطبہ بھی شائع نہیں ہوتا۔

ادارہ الفضل کو جس وقت شعبہ زود نویسی کی طرف سے حضرت قدس ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ موصول ہوتا ہے۔ فوراً شائع کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا خطبہ نمبر کے خریداران الفضل سے گذارش ہے۔ کہ وہ خطبہ کے ہر ہفتہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے خطوط نہ لکھیں۔ بلکہ ہر خطبہ کا نمبر ملاحظہ فرما لیا کریں۔ اور اگر کوئی خطبہ دو خطبوں کے درمیان ان کو نہ ملے۔ تو مینیجر الفضل کو اطلاع دیں۔ بعد تحقیقات اگر ان کی شکایت درست ثابت ہوئی۔ تو ان کو مطلوبہ خطبہ نمبر بلا قیمت ارسال کر دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اعلان

(از مکرم ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۵۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مولوی عبدالمنان صاحب اور عبدالوہاب صاحب کے اخراج از جماعت کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ چند اور لوگ بھی ہیں۔ جن کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ لوگ خلافت حقہ کے خلاف فتنہ پھیلانے میں پیش پیش تھے۔ ان میں سے بعض خود ہی جماعت سے عدم وابستگی کا اعلان کر چکے ہیں۔ لیکن ان سب کا مجموعی طور پر اعلان کیا جانا ضروری ہے۔ تاکہ احباب جماعت پر یہ امر پوری طرح واضح ہو جائے۔ کہ یہ لوگ اب جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں ہیں۔ ایسے اشخاص حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبدالواسع (۲) فاروق عمر (۳) بشیر احمدؐ رازی (۴) غلام رسول ۳۵ (۵) عبدالحمید ڈاہڈا۔ (۶) عطاء الرحمٰن راحت (۷) عزیز الرحمٰن (۸) اللہ رکھا۔ (۹) محمدؐ یونس۔ (۱۰) صلاح الدین بنگالی۔ (۱۱) علی محمدؐ اجمیری۔ (۱۲) نذیر احمدؐ ریاض (۱۳) محمدؐ حیات تاثیر۔ (۱۴) امتہ الرحمٰن اہلیہ مولوی عبدالمنان۔

ا۔ عبدالواسع۔ مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کا بڑا لڑکا ہے۔ اس کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب کے خط مورخہ ۸/۵۶ ۴ میں یہ شہادت موجود ہے۔ کہ فتنہ منافقین کے ضمن میں یہ اپنے چچاؤں کی بریت اور ان کی تائید کرتا ہے۔ نیز اس کا اپنا خط مورخہ ۸/۵۶ ۶ بھی ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس میں اس نے لکھا ہے کہ حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) سے پہلے مجھے اخلاص تھا۔ لیکن اب ان سے عقیدت نہیں رہی۔ اسی طرح اس کے متعلق چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور سندھ کی شہادت بھی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فتنہ منافقین میں یہ اپنے چچاؤں کی تائید میں ہے۔ چنانچہ چوہدری سلطان علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ ۵۶ء کے موقع پر ان کو مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کے مکان پر ٹھہرنے کا موقع ملا اور ان کو جب ان لوگوں کی گندگی کا علم ہوا۔ تو وہاں سے انہوں نے چلے جانے کا ارادہ کر لیا۔ اور جاتے وقت ان کو کہا۔ کہ آپ لوگ معافی سے پرے ہیں۔ اس پر مولوی عبدالسلام صاحب کے سب لڑکوں نے کہا۔ کہ اب ہمارا فیصلہ خدا کرے گا۔ چوہدری سلطان علی صاحب کا یہ بیان بتاتا ہے کہ عبدالواسع بھی اپنے چچاؤں کے ساتھ ہے۔

۲۔ فاروق عمر۔ یہ عبدالواسع کا چھوٹا بھائی ہے۔ اور چوہدری سلطان علی صاحب کی مذکورہ بالا شہادت اس کے متعلق بھی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے پاس اور بھی ایسی شہادتیں ہیں۔ جن سے واضح ہے۔ کہ اس کے خیالات بھی اپنے بھائی عبدالواسع سے بالکل متفق ہیں۔ چنانچہ ملک سردار احمدؐ صاحب کا بیان عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ نے بھجوایا ہے۔ اس میں اسی قسم کا ذکر ہے۔ اسی طرح سے اس کے متعلق یہ واضح شہادت بھی موجود ہے۔ کہ یہ پراپیگنڈا کرتا رہا ہے۔ کہ خلافت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کا حق ہے

۳۔ بشیر احمدؐ رازی۔ موجودہ فتنہ میں پیش پیش تھا۔ نیز اس کا اپنا خط حضور کو پہنچ چکا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ "میں آپ کی خلافت سے بہ تمام انشراح صدر عدم وابستگی کا اعلان کرتا ہوں۔" (الفضل مورخہ ۱۸ ر اکتوبر ۵۶ء)

پھر اس کا ایک خط اخبار آزاد مورخہ ۴۲ ر اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ اگر میں نے مخلصانہ عدم وابستگی کا اظہار کر دیا۔ تو اس سے چڑنے کی کونسی بات ہے۔

۴۔ غلام رسول ۳۵۔ بشیر احمد رازی اور غلام رسول وغیرہ نے مل کر حقیقت پسند پارٹی کے نام سے ایک مجلس کا قیام کیا ہے۔ جس کا صدر بشیر احمدؐ رازی ہے۔ اور نائب صدر غلام رسول۔ اس پارٹی کے قیام پر رازی کی طرف سے حسب ذیل اعلان کیا گیا۔ کہ

"ہم نے خدا کے نام پر اس شخص (یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو مانا تھا۔ اور اب حقیقت حال معلوم ہو جانے پر خدا کے نام پر چھوڑتے ہیں۔" گویا جماعت سے نکل جانے کا اعلان ان کی طرف سے ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں الفضل میں کثرت سے ایسی شہادات شائع ہو چکی ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص فتنہ میں پیش پیش تھا۔

۵۔۶۔ عبدالحمید ڈاہڈا و ملک عزیز الرحمٰن۔ کوہستان ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء میں

ان کا ایک مشترکہ خط شائع ہوا ہے جس کے ہر لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ جماعت میں سے نہیں ہیں۔ چنانچہ اس خط کا ایک فقرہ یہ بھی ہے جو ان کے دلی خیالات کا آئینہ دار ہے کہ

"جب سے مرزا بشیر الدین محمود احمد جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت کی بجائے ایک دہشت پسند سیاسی گروہ بن گیا ہے۔"

اسی طرح مرزا محمد طاہر صاحب کی شہادت ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ حمید ڈاہڈا اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت پر ہمارا ایمان نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارے پاس مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کا خط محفوظ ہے جس میں یہ شہادت ہے کہ حمید ڈاہڈا یہ کہتا ہے کہ اب میں ہر قسم کی قربانی کر کے مرزا صاحب کا مقابلہ کروں گا اور اگر جیل تک جانا پڑے تو جاؤں گا۔

علاوہ ازیں الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء میں یہ ذکر آچکا ہے کہ اس کا منافقین کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ملک عزیز الرحمٰن کے متعلق عبد اللطیف صاحب ستکوہی کی شہادت ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس شخص کے خیالات اچھے نہیں ہیں۔ لیکن اصل بیان کوہستان والا ہے جس کا اوپر ذکر آچکا ہے

۷ - ملک عطاء الرحمٰن راحت - اس کا بیان نوائے پاکستان لاہور ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوچکا ہے کہ اس کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں ہے

۸ - محمد یونس - سفینہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں اس کا بھی بیان شائع ہوچکا ہے کہ وہ احمدی نہیں۔

۹ - صلاح الدین بنگالی سفینہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں اس کا بیان شائع ہوا ہے کہ میں خلافت سے عدم وابستگی کا اعلان کرتا ہوں۔

۱۰ - اللہ رکھا - الفضل میں ایسی مفصل شہادات شائع ہو چکی ہیں جن سے یہ ظاہر ہے کہ یہ شخص مدت سے پیغامیوں اور عبد الوہاب صاحب اور عبد المنان صاحب کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتا چلا آیا ہے اور انہی لوگوں کی ہدایت پر اس نے جماعتوں میں پھر کر فتنہ پھیلانے کی کوشش کی۔ علاوہ ازیں اس کی طرف سے نوائے پاکستان ۲ اگست ۱۹۵۶ء میں یہ بیان شائع ہوا ہے کہ "مرزا محمود مسلسل بیماری، جماعتی سرمایہ کے غبن اور بعض ناگفتہ بہ وجوہات کی بناء پر اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں ہزاروں احمدیوں کا خلیفہ بنایا جائے"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جماعت احمدیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۱ - مولوی علی احمد صاحب اجمیری - ۱۹۳۶ء سے مولوی عبد المنان صاحب اور عبد الوہاب صاحب کے ساتھی ہیں۔ ۲۴ اگست ۱۹۵۶ء کے الفضل میں سید مسعود احمد صاحب کی شہادت شائع ہو چکی ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ عزل خلفاء کے قائل ہیں۔ اور ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عقیدت نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کی گواہی اس بات کو مزید واضح کرتی ہے اور وہ گواہی یہ ہے کہ جب مباہلہ والے مستریوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف پھیلا گندہ اور ناپاک الزامات پر مشتمل پوسٹر شائع کیا تو میرے ساتھ مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور میاں عبد المنان صاحب امرتسر میں گھر سے نکل کر باہر گئے۔ کسی نے مجھے وہ اشتہار دیا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی شدید تکلیف اور رنج محسوس کیا اور خاموش ہو گیا۔ ان دونوں نے میرے ہاتھ سے پوسٹر لے لیا۔ اور وہیں ہنس ہنس کر اسے پڑھنے لگے۔ اس گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ان کا دل گند سے بھرا ہوا ہے۔ نیز انہوں نے اپنے خط مورخہ ۳۰؍۸؍۵۶ میں حضور سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو چھان بین کرے۔ اس کے متعلق مفصل ذکر الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء میں آچکا ہے۔ پس یہ سب امور مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے متعلق ظاہر کرتے ہیں کہ وہ عملاً جماعت احمدیہ سے خارج ہو چکے ہیں۔

۱۲ - محمد حیات تاثیر - اس کے متعلق چوہدری بشارت احمد صاحب اور چوہدری غلام احمد صاحب کی شہادت ہے کہ یہ فتنہ منافقین میں شامل ہے اور اس کو پہلے سے علم تھا کہ یہ واقعات ہوں گے۔ چنانچہ یہ شہادت اخبار الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء اور ۱۲ اگست ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکی ہیں۔

۱۳ - نذیر احمد ریاض - یحییٰ خانصاحب لاہور - منور نصر اللہ خانصاحب اور مرزا محمد طاہر صاحب اور بعض اور لوگوں کی شہادات سے ثابت ہے کہ یہ صاحب بے بنیاد الزامات تراشتے ہیں اور ان کے خیالات سلسلہ کے متعلق اچھے نہیں اور دیگر منافقین سے ان کے تعلقات بہت پرانے اور گہرے ہیں۔

۱۴ - امۃ الرحمٰن - اہلیہ مولوی عبد المنان صاحب - اس کی ساری ہمدردی اپنے خاوند سے ہے اور اس پراپیگنڈے میں شریک ہے جو مدت سے منافقین کی طرف سے اندر ہی اندر

جماعت میں کیا جا رہا تھا۔ یعنی یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ میاں ناصر احمد صاحب کو آگے لانا چاہتے ہیں اور اس طرح سے اس کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے وہ عقیدت نہیں جو کہ ایک احمدی کو ہونی چاہیئے۔

ان سب امور کی بناء پر جو ہر ایک کے متعلق اوپر لکھ دیئے گئے ہیں۔ ان کو منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اس قابل نہیں کہ یہ جماعت کا حصہ کہلا سکیں۔ بعض خود ہی اعلان کر کے جماعت سے خارج ہو چکے ہیں اور باقی لوگ اپنے خیالات کے لحاظ اور اعمال سے درحقیقت جماعت سے نکل گئے ہیں پس ان سب لوگوں کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ جماعت ان کو نہ احمدی سمجھے نہ مرکز احمدیت ان کو احمدی سمجھتا ہے۔ جب تک کہ وہ توبہ کر کے دوبارہ بیعت نہ کر لیں۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان برائے حصہ داران نصرت جنرل زنانہ سٹور

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام نصرت جنرل زنانہ سٹور کا افتتاح ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ سٹور کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ تین ماہ گذرنے پر پہلی سہ ماہی کا حساب کیا جا چکا ہے اور عنقریب حصہ داران کو ان کے منافع سے اطلاع کر دی جائے گی۔ ابھی بہت سے حصے باقی ہیں۔ جو بہنیں اس سٹور میں حصے خرید نے چاہیں وہ پندرہ فروری تک رقوم بھجوا دیں۔ اس میں حصہ دار بننے کے نئے چھپے ہوئے فارم موجود ہیں جو دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ ایک حصہ کی قیمت دس روپے ہے۔ جتنے حصے چاہیں خرید سے جا سکتے ہیں۔ نیز بہنوں کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ جب کہ ان کا سٹور کھل چکا ہے انہیں چاہیئے کہ حتی المقدور اپنی ضرورت کی اشیاء یہاں سے ہی خریدیں۔ اور اگر کسی قسم کی شکایت ان کو سٹور کے متعلق ہو تو وہ لکھ کر مجھے بھجوا دیں۔ پوری کوشش کی جائے گی کہ جو شکایت آپ کو ہو وہ دور کر دی جائے

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

قائدین علاقائی و قائدین اضلاع کا تقرر

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے قاعدہ ۸۴ ب ، ۸۵ و ۱۰۳ ب کے مطابق حسب ذیل قائدین علاقائی و قائدین اضلاع کا تقرر مکرم نائب صدر صاحب محترم نے ۵۷-۱۹۵۶ء کے لئے منظور فرمایا ہے۔

ڈویژن	قائد علاقائی
۱ - پشاور	مکرم عبد المنان صاحب ناہید نوشہرہ
۲ - ڈیرہ اسمٰعیل خاں -	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب منیر سیال کوہاٹ
۳ - راولپنڈی -	مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب رشدی راولپنڈی -
۴ - لاہور	مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب لاہور
۵ - ملتان	مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ملتان
۶ - بہاولپور	مکرم محمد حنیف صاحب قمر ڈیرہ غازی خان
۷ - خیرپور	مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب ٹانڈہ باندی
۸ - حیدرآباد	مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے۔ حیدرآباد کوئٹہ
۹ - کوئٹہ و قلات	صوفی رحیم بخش کوئٹہ
۱۰ - کراچی -	مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کراچی -

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت ابھی ایسی نہیں ہے کہ حضور لمبی اور زیادہ تعداد میں ملاقاتیں فرما سکیں۔ لہذا احباب کو چاہیئے کہ بغیر اشد ضرورت کے ملاقات نہ کریں۔ اور ملاقات کرتے وقت بھی اپنے مقصد کو کم سے کم الفاظ میں ادا کریں اور غیر ضروری امور سے اجتناب فرمائیں تاکہ اس طرح سے جس قدر وقت بھی بچے اسے حضور سلسلہ کے دیگر اہم کاموں میں لگا سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

ترکیہ، عراق، ایران اور پاکستان کی جانب سے آئزن ہاور کے منصوبے کی مکمل حمایت

انقرہ میں وزرائے اعظم کا مشترکہ بیان

کراچی ۲۲ جنوری۔ پاکستان، ترکیہ، عراق اور ایران کے وزرائے اعظم نے مشرق وسطیٰ کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لئے صدر آئزن ہاور کے منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات پر اظہار اطمینان کیا ہے کہ منصوبے میں اس علاقے کے لئے کمیونسٹ جارحیت اور اندرونی تخریب کے خطرے کا اعتراف کیا گیا ہے۔ وزرائے اعظم نے منصوبے میں تجویز کردہ اقدامات کی مکمل حمایت کی ہے وزرائے اعظم نے ان خیالات کا اظہار ایک مشترکہ بیان میں کیا ہے جو آج انقرہ میں معاہدہ بغداد کے اسلامی ملکوں کی کانفرنس ختم ہونے کے بعد جاری کیا گیا۔ کانفرنس کے کل تین اجلاس ہوئے جن میں کشمیر اور قبرص کے مسائل پر بھی غور کیا گیا۔

وزرائے اعظم نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ ان کے ملکوں میں قانون اور امن وامان کو تباہ کرنے کے لئے تخریبی سرگرمیاں اور تخریبی پراپیگنڈا برابر جاری ہے۔ اور اسے ختم کرنے کے لئے زبردست اقدامات ناگزیر ہیں۔

وزرائے اعظم نے جنرل اسمبلی کی اس قرارداد کا بھی خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فوراً اپنی تمام فوجیں خط متارکۂ جنگ کے پیچھے ہٹالے۔

بیان میں امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ۱۸۸۸ء کے معاہدہ قسطنطنیہ کے تحت مصر کی خود مختاری برقرار رکھتے ہوئے تمام ملکوں کے جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور نہر کو کسی ایک ملک کی قومی سیاست سے الگ رکھا جائے گا وزرائے اعظم نے شام میں عراقی پٹرولیم کمپنی کی پائپ لائنوں کی تباہی کی مذمت کی ہے اور ان کی فوری مرمت پر زور دیا ہے۔

صدر آئزن ہاور کا منصوبہ

مشترکہ بیان میں پاکستان۔ ترکیہ، عراق اور ایران کے وزرائے اعظم نے مشرق وسطیٰ کی فوجی اور اقتصادی امداد کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ کہ منصوبے میں اس خطرے کو تسلیم کیا گیا ہے جو اس علاقے کو کمیونسٹ جارحیت اور تخریبی سرگرمیوں سے لاحق ہے چاروں وزرائے اعظم نے منصوبے میں تجویز کردہ اقدامات کی مکمل حمایت کی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ منصوبہ اپنی موجودہ صورت میں مشرق وسطیٰ میں امن برقرار رکھنے اور اس علاقے کے عوام کی ترقی اور خوشحالی میں مدد دینے کے لئے بہترین منصوبہ ہے۔ بیان میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے کہ اس منصوبے کا مقصد مشرق وسطیٰ میں خلا پیدا کرنا یا علاقے کے عوام کو غلام بنانا نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں چاروں وزرائے اعظم نے ایک بار پھر مشرق وسطیٰ اور امن عالم کے لئے معاہدہ بغداد کی افادیت اور اہمیت پر زور دیا ہے۔

تخریبی سرگرمیاں

بیان میں کہا گیا ہے۔ چاروں وزرائے اعظم مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قانون اور امن وامان کو تباہ کرنے کے لئے تخریبی سرگرمیاں برابر جاری ہیں اور ان سرگرمیوں اور تخریبی پراپیگنڈے کو ختم کرنے کے لئے سخت اقدامات ضروری ہیں۔

اسرائیلی فوجوں کا انخلاء

وزرائے اعظم نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی اس تازہ ترین قرارداد کا خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں اسرائیل سے ایک بار پھر مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی تمام فوجیں خط متارکہ جنگ کے پیچھے ہٹالے وزرائے اعظم نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس علاقہ میں امن بحال رکھنے کا کام بدستور اقوام متحدہ کی ذمہ داری میں ہونا چاہیئے۔ وزرائے اعظم نے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ مسئلہ فلسطین کا فوری حل تلاش کرے اور اس ضمن میں عربوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرے۔

نہر سویز

وزرائے اعظم نے امید ظاہر کی ہے کہ ۱۸۸۸ء کے معاہدہ قسطنطنیہ کے تحت نہر سویز سے تمام ملکوں کے جہازوں کی آمدورفت کی ضمانت دی جائے گی۔ اور نہر کو کسی ملک کی قومی سیاست سے الگ رکھا جائے گا۔ وزرائے اعظم نے رنج ظاہر کیا ہے کہ نہر سویز کے بارے میں بعض حلقوں کی جانب سے حال ہی میں جو بیانات دئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد اس مسئلہ کو الجھا کر تصفیے کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا ہے۔

پائپ لائنیں

وزرائے اعظم نے شام میں تیل کی عراقی پائپ لائنوں کی تباہی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے تیل کی فراہمی رک گئی ہے اور متعلقہ ملکوں کی معیشت پر برا اثر پڑا ہے۔ چنانچہ انہیں شدید تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وزرائے اعظم نے اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ پائپ لائنوں کی مرمت میں تاخیر کی جا رہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مرمت بلاتاخیر شروع کردی جائے۔

مکمل اتفاق رائے

انقرہ سے ریڈیو پاکستان کے نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ بات چیت کے دوران چاروں ملکوں کے سربراہوں میں مکمل اتفاق رائے موجود تھا۔ کانفرنس کے تین اجلاس منعقد ہوئے جن میں بارہ گھنٹے سے زائد عرصے تک تبادلۂ خیال کیا گیا کشمیر اور قبرص کے مسائل پر بھی خاص توجہ دی گئی۔ وزرائے اعظم نے دوسرے ہکلی اجلاس کے بارے میں بھی غور کیا۔ توقع ہے کہ یہ اجلاس دو ماہ کے اندر کراچی میں طلب کیا جائے گا۔ انقرہ کے اجلاسوں کی صدارت صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار نے کی اس میں وزیراعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کے علاوہ ترکیہ کے وزیراعظم مسٹر عدنان مندریز عراق کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ جنرل نوری السعید اور مسٹر برہان الدین بحاش یاد اور ایران کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ مسٹر حسین اعلےٰ اور مسٹر علی ارسلان شریک تھے۔ ان کے علاوہ عراق کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے بھی بات چیت میں حصہ لیا۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خلافت کا نظام اسلام کی بعثت ثانیہ کا جزو لاینفک ہے

نظام خلافت کے بغیر اسلام کا موعود غلبہ تصور میں بھی نہیں لایا جا سکتا

زیورچ (بذریعہ ڈاک) نئے سال کے آغاز پر مؤرخہ ۴ جنوری ۱۹۵۷ء کو زیورچ میں جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا ایک مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں دیگر امور کے علاوہ حسب ذیل ریزولیوشن بھی کامل اتفاق رائے سے منظور کیا گیا:۔

"ہم جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے اراکین اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس غرض کے لئے مبعوث ہوئے تھے تا اسلام کو اپنی اصلی شکل میں ساری دنیا میں پھیلائیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کی اس بعثت ثانیہ میں خلافت کا نظام ایک جزو لاینفک ہے جس کے بغیر حضرت مسیح موعودؑ کا مشن اور حضور کے ذریعہ سے اسلام کا موعودہ فتح و غلبہ تصور میں نہیں لایا جا سکتا

ہم خلافت کے ساتھ اس عہد وفاداری کی تجدید کرتے ہیں جس کا اظہار ہم نے اعلان بیعت کے وقت کیا تھا۔ ہم اس کم مایہ فتنہ پسند گروہ سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں جو جماعتی نظام کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ وہ سعی جو خلافت کی مخالفت میں کی جاتی ہے وہ دراصل حضرت مسیح موعودؑ اور خود اسلام کی مخالفت میں کی جاتی ہے۔ ہم اس نوع کی ان جملہ مساعی سے بھی اپنی برأت کا اظہار کرتے ہیں جو آئندہ کسی وقت بھی ظاہر ہوں اور جن کا مقصد حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو کمزور کرنا اور اسلام کو نقصان پہنچانا ہو۔

ہم حضور سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے ابتلاآت سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کے شایان شان اراکین ثابت کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں روحانی اور دنیاوی حسنات سے متمتع فرمائے اور وہ ہمارے امام کو صحت کے ساتھ ہماری روحانی رہبری کیلئے لمبی عمر عطا فرمائے اور اسلام کے مستقبل کے متعلق ساری پیش خبریاں اس کے وجود کے ذریعہ پوری ہوں۔ آمین (ہم ہیں حضرت امیر المومنین کے خدام اراکین جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ)

ضروری اعلان

عبدالکریم انشتیاق علی صاحبان جو پہلے کمالیہ میں ٹھیکیدار بھٹہ تھے کا مکمل پتہ مطلوب ہے۔ احمدی احباب سے استدعا ہے کہ وہ ان کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ عبدالکریم صاحب اگر اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں

ناظر امور عامہ ربوہ

دعوت ولیمہ

ربوہ۔ مؤرخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء بروز جمعہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب آف سماعیلہ ضلع گجرات حال بشیر آباد اسٹیٹ نے اپنے صاحبزادے مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی جہلم کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ کے علاوہ دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

مکرم ناصر صاحب کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو طاہرہ بی بی صاحبہ بنت محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ آف کھاریاں ضلع گجرات کے ساتھ پڑھا تھا۔ ۷ جنوری ۱۹۵۷ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم مولانا شمس صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے متعلق دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب [illegible]

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم مبارک احمد (عرف فضل الٰہی) ایم۔ اے پرنسپل نوشہرہ کالج نوشہرہ چھاؤنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ شفقت سلطانہ بنت خان عبدالحق خانصاحب (برادر اصغر حاجی نصیر الحق خانصاحب) کے ساتھ میاں عطاء اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بعوض مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مؤرخہ ۲۳-۱۲-۵۶ بروز اتوار کو بوقت ½ ۵ بجے شام بمقام راولپنڈی پڑھا۔ احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ اور ملک اور قوم کیلئے مفید اور بابرکت بنائے آمین

خاکسار ملک سردار احمد پوسٹ ماسٹر (ابن ماسٹر عبدالعزیز نوشہروی مرحوم)
نوشہرہ صدر بازار

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات پر

تعزیتی قرار دادیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بڑی کثرت کے ساتھ تعزیت اور افسوس کی قرار دادیں موصول ہو رہی ہیں عدم گنجائش کی وجہ سے بجائے پوری قرار داد کے دینے کے ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں جن کی طرف سے تعزیت کی قرار دادیں موصول ہوئی ہیں:۔

۱۔ جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن
۲۔ جماعت احمدیہ لاہور شہر
۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی
۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ
۵۔ حلقہ سول لائن لاہور
۶۔ جماعت احمدیہ واہ کینٹ
۷۔ خدام الاحمدیہ ملتان شہر
۸۔ خدام الاحمدیہ گجرات شہر و ضلع
۹۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد
۱۰۔ جماعت احمدیہ تھوڑی نکو دال ضلع گوجرانوالہ
۱۱۔ جماعت احمدیہ چک چھٹہ ڈھیرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۱۲۔ جماعت احمدیہ ظفروال
۱۳۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں
۱۴۔ خدام الاحمدیہ حلقہ ناظم آباد گوبیمار کراچی

ولادت

اللہ تعالیٰ و تبارک نے میری ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو بتاریخ ۲۹ دسمبر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو پر از برکات و انعامات۔ لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

صلاح الدین احمد
(ناظم جائیداد)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اعلان دار القضاء

بمقدمہ اپیل محترمہ السنانی کنیز فاطمہ صاحبہ سکنہ ربوہ بنام مکرم مرزا فتح محمد صاحب ساکن باڑہ ضلع لاڑکانہ سندھ کی تاریخ ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء دفتر دار القضاء میں رکھی گئی ہے۔ فریقین مطلع رہیں۔

ناظم دار القضاء ربوہ

درخواست دعا

میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بوجہ بخار اور کھانسی سخت تکلیف میں ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محمد طفیل چک ۲۲ R.B کرتیانوالہ لائلپور